Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر عبدالسلام کو وینزوئیلا کے صدر کی طرف سے ملک کا اعلیٰ ترین اعزاز دیا گیا

برازیل، کولمبیا، پیرو اور وینزوئیلا کی یونیورسٹیوں نے اعزازی ڈگریاں دیں

لندن۔ یکم فروری۔ پاکستان کے نوبل انعام یافتہ سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو وینزوئیلا کے صدر لوئیس ہیریرا نے اپنے ملک کا اعلیٰ ترین سول اعزاز آرڈر آف ایندویز بیلو عطا کیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ روزنامہ پاکستان ٹائمز نے ۲ فروری ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں اندر کے صفحات میں سے پانچویں صفحے پر سنگل کالمی خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ پروفیسر عبدالسلام ۱۵ جنوری سے ۲۹ جنوری تک تیسری دنیا کے ترقی پذیر لاطینی ممالک کے دورے پر رہے اور انہوں نے برازیل، کولمبیا، پیرو اور وینزوئیلا کا دورہ کیا۔ اس دورے کے دوران ان کو متعدد یونیورسٹیوں نے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریاں بھی دیں۔ ان میں یونیورسٹی آف کیوسو، نیشنل یونیورسٹی آف انجینئرنگ لیما اور پیرو کی مارکوس یونیورسٹی بھی شامل ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ۵ تبلیغ ۱۳۵۹ھ ۵ فروری ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۹

بحر حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

ہر شخص بیمار ہے اور صحت نہیں پا سکتا جب تک خدا کو نہ دیکھ لے۔

ارشاد باری تعالیٰ } وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل ۷۳)

ترجمہ:۔ اور جو اس (دنیا) میں اندھا رہے گا وہ آخرت میں (بھی) اندھا ہوگا اور (اسی طرح وہ) اپنے (طور پر) طریق میں سب سے بڑھ کر بھٹکا ہوا ہوگا۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم } كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ (صحابہ بیان کرتے ہیں کہ) ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور اشارہ فرمایا کہ عنقریب تم اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو واضح طور پر دیکھو گے جیسا کہ اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور جلوہ الٰہی کے دیدار میں تم کو کسی قسم کی دشواری محسوس نہ ہوگی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ——

"پاک مذہب وہی ہے جو قرآن کا معیار اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ اگرچہ انسان بظاہر گھبراتا ہے کہ اس پاک مذہب کو میں کس طرح پاؤں۔ مگر یاد رکھو جو ئندہ یابندہ صبر اور تقوے ہاتھ سے نہ دے، ورنہ خدا تعالیٰ غنی ہے۔ اس کو کسی کی کیا پروا ہے پس انسان خدا کے سامنے خاکسار بنے تو اس پر لطف اور احسان کرتا اور اس کی آنکھیں کھول دیتا ہے۔ تو یہ دعا۔ استغفار کرے اور کبھی نہ گھبراوے ہر ایک شخص بیمار ہے اور کبھی صحت نہیں پا سکتا جب تک خدا کو نہ دیکھ لے۔ پس ہر وقت اداس اور دل برداشتہ رہے اور تمام تعلقات کو توڑ کر خدا سے تعلق پیدا کرے۔ ورنہ اس وقت تک جب تک کہ خدا سے نہیں ملا یہ گندہ اور نجس ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى الآیہ۔ خدا پر یقین بڑی دولت ہے۔ پس اندھا وہی ہے جس کو اس دنیا میں خدا پر پورا یقین حاصل نہیں ہوا۔ پس جب اس کا حسن، جمال، جلال۔ اس پر ظاہر ہوگا۔ تو خدا کی تجلی ہوگی اور پھر یہ دیکھ کر ممکن نہیں کہ گناہ کی طرف انسان رجوع کر سکے۔ پس گناہ بھی تبھی کرتا ہے۔ جب اس کو خدا پر شک پڑ جاتا ہے۔ پس جو شخص نفس کا خیر خواہ ہے۔ اس کو تو خدا پر یقین ہونا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۲۵)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۴ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام ہمام کو صحت وعافیت سے رکھے اور آپ کے منصوبوں اور مقاصد دینیہ میں برکات دے اور ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو صحت وسلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

میرا ۱۹ جنوری کو سول ہسپتال فیصل آباد میں پراسٹیٹ (غدود) اور مثانے کی پتھری کا اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہوگیا۔ مگر اس کے بعد بہت زیادہ نقاہت رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ٹانکے کھول دیئے گئے ہیں۔ اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ ابھی چند روز مزید ہسپتال میں رہنا ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ میری صحت کاملہ اور خدمات دینیہ بجا لانے والی زندگی کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ

خاکسار سید احمد علی از فیصل آباد ہسپتال

لازمی چندہ جات لازمی ہیں بہر حال آپکو ادا کرنے چاہئیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر۔ سید عبدالحی۔ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ
۵ تبلیغ ۱۳۵۹ھ

حقیقی ایمان کی تعریف اور مومنوں کی ایک بیّن علامت

کافروں اور مومنوں میں ایک مابہ الامتیاز اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ کافر خدا تعالیٰ کے حضور صرف اس وقت جھکتے اور گڑگڑاتے ہیں جب وہ کسی مشکل یا مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں اور جب وہ مشکل یا مصیبت ٹل جائے تو وہ خدا کو یکسر بھول کر دنیا طلبی میں اور رنگ رلیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں جبکہ مومن عسر اور یسر دونوں حالتوں میں خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنا اسے یاد رکھنا اور اس سے دعائیں مانگنا ان کا مستقل شعار ہوتا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کافر بھی خدا کے کُلّی طور پر منکر نہیں ہوتے۔ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل تو ہوتے ہیں لیکن انہیں اس ذات اور صفات کی معرفت حاصل نہیں ہوتی اور نہ آخرت پر ہی انہیں پختہ ایمان حاصل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بالعموم دُنیا کمانے میں منہمک رہتے ہیں اور اس انہماک کے دوران وہ خدا سے اس قدر غافل ہو جاتے ہیں کہ وہ اس کے شریک مقرر کر کے اپنی تمام تر امیدوں کو ان سے وابستہ کر چھوڑتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ شریک ان کے گناہوں اور نافرمانیوں کا بوجھ اٹھا لیں گے اور اس طرح وہ اپنی نافرمانیوں کے باوجود سزا سے محفوظ رہیں گے۔ لیکن جب ان پر کوئی مصیبت وارد ہوتی ہے تو پھر وہ اپنے مقرر کردہ شریکوں کو بھول کر خدا تعالیٰ کو پکارنے لگتے ہیں۔ اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ پکے موحد اور اُس کے فرمانبردار ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ ان کی مصیبت دُور کر دیتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے غافل ہو کر پھر فسق یعنی نافرمانی کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پہلے تو یہ واضح فرمایا ہے کہ وہ کفر کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور پھر بتایا ہے کہ کفر سے مراد کیا ہے۔ چنانچہ وہ پہلے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ وہ کفر کو ہرگز پسند نہیں فرماتا ہے:-

إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

(الزمر آیت ۸)

ترجمہ:- (اے لوگو!) اگر تم کفر کرو تو اللہ تمہارا محتاج نہیں۔ اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو کبھی پسند نہیں کرتا۔ اور اگر تم شکر کرو تو وہ اس کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی ہستی دوسرے کے بوجھ کو نہیں اٹھا سکتی۔ اور تم سب کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہوگا۔ تب وہ تمہیں تمہارے اعمال سے خبردار کرے گا اور وہ سینوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ یہ واضح کرتے ہوئے کہ کفر سے کیا مراد ہے فرماتا ہے:-

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۝ (الزمر آیت ۹)

ترجمہ:- اور جب کبھی انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اسے پکارتا ہے پھر جب وہ انسان کو اپنی طرف سے نعمت عطا کر دیتا ہے تو انسان اُس غرض کو بھول جاتا ہے جس کے لئے وہ خدا کو پکارتا تھا اور خدا کے شریک مقرر کر دیتا ہے تاکہ اُس کے راستہ سے (لوگوں کو) گمراہ کر دے تو کہہ دے (اے انسان) کچھ دیر اپنے کفر کی وجہ سے فائدہ اٹھا لے آخر کار تو دوزخ میں پڑنے والا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ یہ بھی کفر کی ایک شکل ہے کہ انسان مصیبت وارد ہونے پر خدا کو پکارے اور اس کے حضور روئے اور گڑگڑائے اور جب خدا تعالیٰ اُس مصیبت کو دُور کر دے تو پھر خدا کو یکسر بھول جائے اور دوبارہ نافرمانی پر اتر آئے اور نہ صرف خود نافرمانی کرے بلکہ دوسروں کو بھی نافرمانی کی ترغیب دے کر انہیں گمراہ کرے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک مستقل صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ تنگی اور مصیبت میں ہی خدا کو نہیں پکارتے بلکہ کشائش اور فراخی میں بھی خدا تعالیٰ سے ایک لمحہ کے لئے غافل نہیں ہوتے۔ وہ ہر حالت میں ہر لمحہ اور ہر آن خدا کے ذکر میں مشغول رہتے اور اُسی کے حضور جھکے رہتے ہیں۔ اپنی اس صفت کی وجہ سے ان کے کبھی شرک میں مبتلا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کفر کے بالمقابل حقیقی ایمان کی اس علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ (الزمر آیت ۱۰)

ترجمہ:- کیا جو شخص رات کی گھڑیوں میں سجدہ اور قیام کی صورت میں فرمانبرداری کا نمونہ دکھاتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی اُمید رکھتا ہے (وہ نافرمان کی طرح ہو سکتا ہے)۔ تو کہہ دے کہ کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔ نصیحت تو صرف عقلمند لوگ حاصل کیا کرتے ہیں۔

ایمان کی تعریف اور مومنوں کی اس علامت سے کہ وہ تنگی اور فراخی الغرض ہر حالت میں خدا کے حضور جھکے رہتے ہیں حتیٰ کہ راتوں کو بھی اُٹھ اُٹھ کر اس کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہیں اور آخرت پر کامل یقین رکھتے ہوئے اپنے رب کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں۔ اور کبھی مایوسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے) یہ امر ظاہر ہے کہ بظاہر اپنے آپ کو مومن سمجھنے والے بھی صرف مصیبت کی گھڑیوں میں ہی خدا کے حضور جھکنے کو کافی سمجھ کر اور بالعموم اُس سے غافل رہ کر ایک گونہ کفر کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ کفر کی یہ قسم بھی جو خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے وہ تو صرف ان حقیقی مومنوں کو پسند کرتا ہے اور انہیں ہی اپنی رضا سے نوازتا ہے جو اطاعت کو خدا تعالیٰ کے لئے خاص کرتے ہوئے صرف اور صرف اسی کی عبادت بجا لاتے ہیں اور اُس کی یاد سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص اعلان کے ذریعہ کامل اطاعت کی اہمیت لوگوں کے ذہن نشین کرانے کا حکم دیا۔ چنانچہ فرمایا:-

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ۝

(الزمر آیات ۱۲ تا ۱۵)

ترجمہ:- (اے رسول!) تو کہہ دے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ اطاعت صرف اُسی کے لئے مخصوص کر دوں۔ اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے بڑا فرمانبردار بنوں۔ (اور اے رسول!) تو یہ بھی کہہ دے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (اور اے رسول!) پھر) یہ اعلان کر دے کہ میں اللہ کی عبادت اپنی اطاعت کو صرف اسی کے لئے مخصوص کرتے ہوئے کرتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلان کافروں کے لئے بھی ہے اور مومنوں کے لئے بھی۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ جب تک ایک انسان اپنی اطاعت کو صرف خدا کے لئے ہی مخصوص کر کے اس کی عبادت نہ کرے وہ مسلم یعنی اطاعت گزار شمار نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ جو دنیا کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور کبھی کبھار اور وہ بھی مصیبت پڑنے پر خدا کو یاد کر لیتے ہیں اور مصیبت دُور ہونے پر پھر نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے لگتے ہیں وہ مومن نہیں ہوتے۔ ایمان تو یہ ہے کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہی ہو جائے اور کبھی اور کسی حال میں بھی خدا کی یاد اور اس کی اطاعت سے غافل نہ ہو اور جو ایسے ہیں وہی اُس کی نگاہ میں حقیقی مومن ہیں۔ اور جو ایسے نہیں ہیں اور پھر بھی اپنے آپ کو مومن سمجھتے ہیں وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اگر ان میں ایمان کی کوئی ایک رمق بھی باقی ہے تو پھر انہیں خوف زدہ اور لرزہ براندام کرنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلان کافی ہونا چاہیئے۔

إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون کے جنوبی صوبہ کے ایک گاؤں باندا جمعہ سوا میں سرکٹ کانفرنس

مرتبہ مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مبلغ انچارج بو شمالی صوبہ سیرالیون

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی حلقہ کی جماعتوں میں تیزی اور بیداری پیدا کرنے کے لئے سالانہ سرکٹ کانفرنس کا پروگرام بنایا۔ یہ ڈسٹرکٹ کانفرنس پچھلے سال کوری یونڈو کے مقام پر منعقد ہوئی تھی۔ اس دفعہ باندا جمعہ سوا کے مقام پر کانفرنس منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔

سرکٹ کانفرنس کے انعقاد کی اطلاع حلقہ کی تمام جماعتوں کو قبل از وقت کر دی گئی تھی اور کانفرنس کا پروگرام بھی شائع کر کے ان تک پہنچا دیا گیا تھا۔ غیر از جماعت دوستوں کو بھی دعوت نامے بھجوائے گئے تھے۔ چنانچہ حلقہ کی تمام جماعتوں کے نمائندگان کے علاوہ قریباً ایک صد سے زائد غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس میں شمولیت کے لئے بعض جماعتیں سپیشل لبوں کے ذریعہ پہنچیں۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز ٹاؤن کی وسیع و عریض کورٹ باری میں زیر صدارت محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری امیر و مشنری انچارج جماعتہائے احمدیہ سیرالیون شروع ہوا۔

ہمارے لوکل مبلغ مسٹر فواد کانو نے تلاوت کلام پاک کی۔ تلاوت کے بعد حلقہ کی جماعتوں کی طرف سے محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری امیر و مشنری انچارج کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا گیا۔ محترم مولانا شاہد صاحب کی سابقہ خدمات کو سراہا گیا۔ ان کی سیرالیون میں دوبارہ بطور امیر و مشنری انچارج تقرری پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ اور انہیں نہایت دلی خلوص اور محبت و پیار کے جذبات سے خوش آمدید کہا گیا اور ہر طرح اطاعت و تعاون کا یقین دلایا گیا۔

اس ایڈریس کے بعد محترم جناب امیر صاحب نے اپنا افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں سب بھائیوں کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ ۱۹۷۲ء میں جب میں پاکستان واپسی کے لئے روانہ ہوا تو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایک بار پھر مجھے اللہ تعالیٰ سیرالیون مشن میں کام کرنے کا موقع عطا فرمائے گا۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خاکسار کو پھر یہاں بھجوایا ہے تو دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پہلے سے بڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اس دفعہ سیرالیون میں مجھے مسلمانوں کی بہت سی تنظیمیں اور انجمنیں دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ مسلمان اب جاگ پڑے ہیں اور ان سب کی بیداری احمدیت کا شاندار کارنامہ ہے۔ احمدیت سے قبل مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ مسلمان بہت کمزور تھے ان کی اپنی کوئی آواز نہ تھی۔ عیسائیت نے اپنا جال پوری طرح بچھایا ہوا تھا اور سکولوں، ہسپتالوں، دیگر مذہبی اداروں کے ذریعہ لوگوں کو دن رات عیسائیت کی آغوش میں لانے میں مصروف تھے۔ یہاں کے چوٹی کے سرکردہ مسلمان رہنماؤں کا کہنا ہے کہ اگر احمدیت سیرالیون میں نہ آتی تو ہم سب عیسائی ہو چکے ہوتے۔ پھر ایک دفعہ انہوں نے کہا کہ احمدیت سے پہلے ہم اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے شرماتے تھے۔ یہ حالت تھی اُس وقت کے مسلمانوں کی۔

یہ احمدیت کی برکت ہے کہ آج مسلمان زندگی کے ہر شعبہ میں سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ اور احمدیت کی برکت سے مسلمانوں کو ایک نئی زندگی اور قوت عطا ہوئی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق امام مہدی علیہ السلام کا یہ ایک اہم کارنامہ ہوگا کہ وہ دین کو زندہ کرے گا اور اسلامی شریعت کو رائج کرے گا اور مُردہ دلوں کو زندگی عطا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ یہ کام احسن رنگ میں انجام پایا۔ اور پایا ہے جو آپ کی صداقت اور مامور من اللہ ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔ مسلمانوں کو احمدیت کے اس عظیم احسان کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ احمدیت کے خلاف غلط پروپیگنڈا کرنے والوں کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ احمدیت کی برکت سے ان کو زندگی ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو حقیقی اسلام کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل بو نے "احمدیت کے قیام کی غرض و غایت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حدیث نبوی

یاتی علی امتی زمان لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ

پیش کر کے بتایا کہ اس زمانہ میں حقیقت میں اسلام کا نام ہی باقی رہ گیا تھا۔ اسلام کی روشن، کامل تعلیم سے لوگ ناواقف تھے اسلام کی صداقت کا ان کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔ قرآن تو موجود تھا مگر اسے پڑھنے اور سمجھنے والے باقی نہ تھے۔ پھر اس کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے قاصر تھے اور اس کی تعلیم سے عمل اٹھ گیا تھا۔ اسلام کی کامل اور حسین تعلیم پیش کرنے والا کوئی نہ تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں اسلام کا ایک جرنیل پیدا کیا جس نے اسلام کو ایک زندہ اور کامل مذہب ثابت کیا اور اس کے فیوض اور برکات کا ثبوت دیا اس پر اعتراضات کرنے والوں کو دندان شکن جوابات دیئے۔ دوسرے مذاہب کی ناقص اور نامکمل تعلیم اور ان کا مُردہ ہونا ثابت کیا اور ایسے ایسے وار کئے کہ ان کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بنیاد ڈالی اور احمدیت کے ذریعہ آج ساری دنیا میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

مکرم اختر صاحب کی تقریر کے بعد ہمارے لوکل مبلغ معلم موسیٰ کمارا نے یہاں کی لوکل زبان مینڈھے میں بچوں کی تربیت پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

معلم موسیٰ کمارا کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے محترم جناب امیر صاحب نے فرمایا کہ اگر بچوں کو اچھی تعلیم و تربیت نہ دی جائے تو بھی ان کو ہلاک کرنا ہے۔ اگر ہم ان کو اچھے احمدی اور اچھے مسلمان نہیں بناتے تو بھی ہم انہیں ہلاک کر رہے ہیں۔ اس بارہ میں والدین پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ کہ اپنے بچوں کی ہر رنگ میں عمدہ تعلیم و تربیت کا انتظام کریں۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے بچوں کی تربیت اسلامی تعلیم کے مطابق ہو رہی ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے "احمدیت کے عقائد" کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے سورۃ صف کی آیت

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ۔

سے بتایا کہ اصل میں احمدیت کے عقائد وہی ہیں جو اسلام کے عقائد ہیں۔ احمدیت کی تعلیم وہی ہے جو قرآن مجید نے پیش کی ہے یا دوسرے لفظوں میں احمدیت حقیقی اسلام ہے۔ مگر بعض حق کے دشمنوں نے حق پر پردہ ڈالنے کی خاطر اپنی طرف سے نئے نئے عقائد بنا کر معصوم اور بے علم لوگوں کو گمراہ کرنے کا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ پبلک کے سامنے بھی احمدیت کے عقائد بیان کئے جاویں تا ان حق کے دشمنوں کا پول کھل جائے۔ خاکسار نے بتایا کہ اسلام ہمارا مذہب ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیارے نبی ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا کلمہ ہے۔ قرآن مجید ہماری مقدس کتاب ہے۔ اسلام اور قرآن کی تعلیم پر خدا کے فضل سے ہم عمل پیرا ہیں۔ وہی نماز، رمضان المبارک میں روزے رکھنا۔ اسلامی شریعت پر عمل پیرا ہو کر خانہ کعبہ کا حج کرنا۔ زکوٰۃ دینا سب پر ہمارا عمل اور ایمان ہے۔ حق و صداقت کے دشمنوں کا شروع سے وطیرہ ہے کہ وہ حق کو چھپانے کے لئے کئی قسم کے حیلے تراشتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو احمدیت کے بارہ میں غلط باتیں بتاتے اور خود تراشیدہ عقائد احمدیت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اگر آج بھی بعض لوگ ایسا کر رہے ہیں تو یہ بھی احمدیت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد پا الفا ادریس جانیا نے "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کے موضوع پر یہاں کی لوکل زبان مینڈھے میں بہت مؤثر رنگ میں تقریر فرمائی۔

بعدہٗ پا الحاجی عبداللہ شریف نے "وفات مسیح" پر یہاں کی لوکل زبان مینڈھے میں تقریر فرمائی۔ الحاجی صاحب کی تقریر میں بھی احباب نے بہت دلچسپی لی۔

الحاجی شریف کی تقریر کے بعد ہمارے ایک بہت پرانے احمدی بزرگ الحاجی علی روجرز آف بو نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

"مالی قربانی کی اہمیت"

آپ نے شروع تقریر میں اپنے احمدی ہونے کے حالات بڑے دلنشیں رنگ میں بیان فرمائے پھر بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر لمحہ تھوڑی بہت قربانی کرنے اور سلسلہ کی مدد کرنے کا موقعہ عطا فرمایا اور آج انہی تھوڑی تھوڑی قربانیوں کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ خدا کے فضل سے احمدیت کا درخت تناور درخت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بن گیا ہے۔ اس کی شاخیں سیرالیون کے ہر گوشہ اور ہر کونہ میں ہیں۔ میں آپ سے اس مبارک موقعہ پر اپیل کرتا ہوں کہ آؤ آج پھر مل کر قربانی پیش کریں۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کیا کرتے تھے۔ آپ کے کہنے کی دیر تھی کہ تمام احباب نے مالی قربانی میں حصہ لیا اور ایک کثیر رقم اسی وقت جمع ہو گئی۔

پا الحاجی علی روجر کی تقریر کے بعد ایک اور پرانے احمدی بزرگ پیرا ماؤنٹ چیف الحاج ابراہیم سووا نے یہاں کی لوکل زبان مینڈے میں تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح سیرالیون میں سب سے پہلے احمدی مبلغ مولانا الحاج نذیر احمد صاحب علیؓ سے ہمارا مباحثہ ہوا اور انہوں نے ہمیں شکست دی۔ پھر بھی ہماری تسلی نہ ہوئی تو مولانا مرحومؓ نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے ہدایت کے طالب ہونے کے لئے کہا۔ ہم نے دعا کی تو خواب میں بتایا گیا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو ہم نے قبول کر لیا تو ہمارا سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

کانفرنس کی اختتامی تقریر محترم جناب امیر صاحب کی تھی۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت السابقون السابقون اولٰئک المقربون کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ جو شروع میں ایمان لاتے ہیں وہ حقیقی ایمان ہوتا ہے۔ اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ مومنین کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نوازتا ہے۔ مومنین کے درمیان بھی ان کو عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک دفعہ آپ مسجد میں بعض امراء کے درمیان تشریف فرما تھے۔ کہ حضرت بلالؓ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے اٹھے ان کا استقبال کیا اور اپنے قرب میں جگہ دی۔ نوجوان جو آپ کے پاس بیٹھے تھے انہیں پیچھے ہٹنا پڑا۔ پھر اسی اثناء میں حضرت خبابؓ تشریف لے آئے۔ آپ نے ان کو بھی اپنے قریب جگہ دی اور نوجوانوں کو اور پیچھے ہٹنا پڑا۔ اسی طرح کچھ اور صحابہ آئے تو ان کو اور پیچھے ہٹنا پڑا۔ یہاں تک کہ وہ دروازہ کے پاس پڑی جوتیوں پر پہنچ گئے۔ انہوں نے اس میں اپنی ہتک محسوس کی۔ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور حضرت عمرؓ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے آپ سرداروں کے لڑکے ہیں۔ مسلمان ہیں۔ مگر یہ لوگ اس وقت ایمان لائے جب آپ کے باپ دادا نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا اور پھر انہوں نے اسلام کی خاطر مصائب جھیلے۔ بے شمار قربانیاں دیں۔ آج جب اسلام کو غلبہ ملا ہے تو ان کی قربانیوں کو کیسے فراموش کیا جائے۔ انہوں نے عرض کی بالکل ٹھیک ہے۔ کیا کوئی خدمت ہے جو ہم بجا لائیں اور ان کی طرح ہم بھی انعام کے وارث ہوں۔ حضرت عمرؓ کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے۔ آپ نے شام کی طرف اشارہ کیا کہ ادھر مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان جنگ جاری ہے۔ جاؤ اور حصہ لو۔ تاریخ کہتی ہے کہ وہ گئے اور اکثر ان میں سے شہید ہوئے۔ اس وجہ سے آج ان کے کارناموں کی وجہ سے ہم انہیں بھی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے نام سے پکارتے ہیں۔

بہرحال جو شروع میں ایمان لاتے ہیں ان کا رتبہ اور درجہ بلند ہوتا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے احمدیت شروع شروع میں قبول کی ہے جیسے پا الحاجی علی روجر اور پا ابراہیم سووا پیرا ماؤنٹ چیف جو میں داخل ہونے والے ان جیسا مقام حاصل نہیں کر سکتے۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا پوری صدی ختم ہو رہی ہے۔ مسلمان کسی خدا کی طرف سے آنے والے کو پہچان نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو مامور حضرت بانی احمدیت علیہ السلام آئے ان کا بدقسمتی سے وہ انکار کر بیٹھے۔ آپ کی صداقت میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار نشان ظاہر فرمائے۔ چاند اور سورج کا رمضان المبارک کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں پر اکٹھے گرہن ہونا کیا کوئی کم نشان تھا۔ یہ نشان احادیث میں، قرآن مجید میں بائبل میں اور دوسری کتب میں آپ کی صداقت کے لئے موجود تھا۔ مگر جب ظاہر ہوا تو آنکھوں اور دلوں کے اندھے لوگوں نے اس سے بھی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور یہ نہ سوچا کہ یہ نشان خدا تعالیٰ نے ظاہر کیا ہے۔ اور آسمانی آواز

اسمعوا صوت السماء
جاء المسیح جاء المسیح

پر کان دھرتے۔ آپ پیشگوئیوں کے مطابق عین وقت پر ظاہر ہوئے اور خدا تعالیٰ نے ہر طرح تائید و نصرت فرمائی اور آپ کی اکیلی آواز کو ساری دنیا میں پھیلا دیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو آئے گا وہی کامیاب ہوگا۔ اور حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ اس لئے ہر چڑھنے والا دن ان کی کامیابی و کامرانی کی خوشخبری دیتا ہے۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم آپ کے پیروکار ہیں۔ ہمیں اپنی زندگیوں کو اسلام اور قرآن کی تعلیم کے مطابق ڈھالنا چاہیئے۔ اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کے مطابق تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ لوگوں کے لئے نمونہ ہونا چاہیئے۔ نیکی، تقویٰ، خلوص، امانت، دیانت، صداقت کا معیار اتنا بلند ہونا چاہیئے کہ ہر کوئی دیکھ کر کہے کہ یہ احمدی مسلمان ہی حقیقی مسلمان ہیں۔

محترم امیر صاحب نے آخر میں جوبلی فنڈ کے وعدوں کی جلد ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آخر میں آپ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک پاک زندگیاں عطا کرے۔ اسلام و احمدیت کے سچے خادم اور مخلص فدائی بنائے۔ بعدہٗ سب دوستوں نے مل کر اکٹھے کھانا کھایا اور چار بجے شام نمازین ظہر و عصر اکٹھی ادا کرنے کے بعد دوستوں کو واپس جانے کی اجازت ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایصال ثواب

سب سے پہلے خود سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے مالی میدان میں یہ نیک نمونہ قائم فرمایا کہ مرحوم بزرگوں کی طرف سے بے دریغ چندہ ادا فرمایا۔ ایصال ثواب کا اور "ھل جزاء الاحسان الا الاحسان" کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ اسی نیک نمونہ کے مطابق جماعت میں بے شمار مخلصین عمل پیرا ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حال ہی میں محترمہ سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ (صاحبزادی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بارے میں ان کے حلقہ کی عہدیدار لجنہ اماء اللہ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ (بیگم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب) نے مطلع فرمایا ہے کہ سیدہ موصوفہ نے اپنے شوہر مرحوم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب اور فرزند مرحوم صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب کی طرف سے ایک ایک سو روپیہ ایصال ثواب کے لئے چندہ تحریک جدید عنایت فرمایا ہے۔ مرحومین کے لئے جن نیک جذبات اور دردمند دعاؤں کے ساتھ سیدہ موصوفہ نے یہ رقم ادا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔ عام احباب جماعت (خواتین و حضرات) سے بھی درخواست ہے کہ وہ مرحومین کی طرف سے بھی یہ چندہ ادا فرمایا کریں۔ ایصال ثواب کا یہ طریق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوانح میں شامل رہا ہے ہمیں بھی اس کو اپنانا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ میرے برادران اور جملہ اقارب کے دلوں کو اللہ تعالیٰ صداقت قبول کرنے کی توفیق دے۔ چکوال مظفر آباد کے احمدی جو بیمار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہر مرض سے نجات دے۔ دینی و دنیاوی مہمات آسان فرمائے۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کو جہاں کہیں ہوں مامون رکھے اور اپنے دنیاوی و اخروی نعماء سے نوازتا رہے۔ آمین

(محمد فیروز الدین چکوالی حال ربوہ)

عزیزہ قانتہ ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کے باعث حیدر آباد ملٹری ہسپتال میں داخل ہیں اور ان کا بچہ رضوان بھی بیمار ہے۔ احباب کرام ہر دو کی شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔

(الحاج محمد شریف اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ)

عزیزم رضوان احمد لندن کو اب احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل شفا حاصل ہو گئی ہے۔ بچہ اب ہوش میں ہے مگر ابھی زیر علاج ہے۔ براہ کرم مزید دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ پوری طرح شفایابی عطا کرے۔ آمین۔

(لطیف عزیزی۔ ربوہ)

خاکسار کی خالہ جان محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ والدہ عزیزم ونگ کمانڈر میاں عبدالرشید صاحب قریباً ایک سال سے دمہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خالہ جان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(میاں عبدالحیٔ۔ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ)

خاکسار کا سب سے چھوٹا بچہ عزیزم محمد احسن اختر جو بچپن میں بھی بہت زیادہ بیمار رہا اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں سے صحتیاب ہوا تھا۔ اب وہ بیمار ہے وہ سانس ناک کی نالی سے نہیں لے سکتا بلکہ منہ سے سانس لیتا ہے جس وجہ سے اکثر گلا بھی خراب رہتا ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ عزیزم کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپریشن کی ضرورت نہ پڑے۔ آمین

(محمد ارشد کاتب۔ کارکن نظارت بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر قسط نمبر ۱۷

سمندر اور قرآن حکیم

سمندر ہی سرچشمۂ حیات ہے

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب - ایم - ایس سی - ربوہ)

(۲)

پھر لکھتا ہے :-

"اندازہ کیا گیا ہے کہ ذی حیاۃ اشیاء کا ۹/۱۰ حصہ پانی کے اندر پایا جاتا ہے۔ سرسری طور پر شاید یہ بات قرین قیاس معلوم نہ ہو لیکن اگر ذرا غور کیا جائے تو حقیقت سمجھ میں آجاتی ہے۔ اوّل تو زمین کی سطح کا ستّر فی صد حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ پھر اس طبقہ کی گہرائی جس میں حیات پائی جاتی ہے خشکی کی نسبت پانی میں زیادہ ہے۔ خشکی پر تو زندگی کے آثار سطح زمین سے چند فٹ نیچے سے شروع ہو کر درختوں کی چوٹیوں تک گویا کل دو سو فٹ کی بلندی کے اندر محدود ہیں۔ پھر زمین کے وسیع خطے ایسے ہیں جہاں حیاۃ بالکل یا قریباً مفقود ہے۔ سارا براعظم انٹارکٹا جس کا رقبہ پچاس لاکھ مربع میل ہے اور جو یورپ سے کہیں بڑا ہے قریباً سارا کا سارا حیات سے خالی پڑا ہے۔ صرف چند پرندے اور سیل اس کے کناروں پر پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ خشکی پر وسیع صحرا یا نیم صحرائی علاقے ہیں جہاں زندگی محض برائے نام ہے کیونکہ زندگی کا قیام پانی پر منحصر ہے۔ پھر عظیم پہاڑی سلسلے اور بلند سطوح مرتفع ہیں جہاں بڑے بڑے رقبے یا برف سے ڈھکے پڑے ہیں یا وہاں سنگی چٹانیں ہیں جو زندگی سے یکسر خالی اور ویران ہیں۔

اس کے برعکس سمندر کا بیشتر حصہ سطح آب سے ابتدائی چھ سو فٹ کی گہرائی کے اندر پایا جاتا ہے کیونکہ سورج کی روشنی اس قدر گہرائی تک اتنی مقدار میں پہنچ جاتی ہے جس سے پودوں کی نشوونما ہو سکے۔ اس خطہ میں زندگی کی فراوانی اور اس کا اختلاف نوع ناقابل یقین حد تک پایا جاتا ہے۔ کچھ روشنی بارہ سو فٹ کی گہرائی تک بھی پہنچتی ہے اس لئے زندگی اور نیچے بھی پھیلی ہوئی ہے اور گہرائی کے ساتھ جوں جوں روشنی کی مقدار میں کمی ہوتی ہے زندگی کی فراوانی میں بھی کمی ہوتی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نباتاتی حیات کے لئے سورج کی روشنی ناگزیر ہے خواہ وہ تھوڑی ہو یا بہت لیکن بحری جانوروں کی حیات کے لئے روشنی کی کوئی قید نہیں۔"

ایک اور جگہ وہ لکھتا ہے :-

"حیات کا آغاز پانی سے ہوا اور کئی ارب سال تک اس کا دائرہ پانی تک محدود رہا کیونکہ خشکی اس وقت محض سنگی چٹانوں، ریت اور مٹی پر مشتمل تھی اور ویرانہ محض تھی لیکن خشکی اور تری کی حدود میں مسلسل تبدیلی ہوتی رہی۔ دن میں دو بار سمندر کا پانی خشکی پر چڑھتا اور واپس لوٹ جاتا۔ اسی طرح دریاؤں، جھیلوں اور دلدلوں میں پانی کی سطح بارش کی مقدار، ہواؤں کے رُخ اور ان کی تندی و تیزی کے ساتھ ابھرتی اور گرتی رہی۔ بعض دفعہ خشکی کے وسیع خطے زیر آب آجاتے اور پھر خشک ہو جاتے۔ ان تغیرات کے دوران روزانہ جب پانی خشکی سے پرے ہٹتا تو اپنے پیچھے ہزاروں نالوں پودے اور جانور کیچڑ پتھر پر چھوڑ جاتا یہ عمل مدتوں ہوتا رہا۔ انہیں جانوروں اور پودوں سے ایسی اقسام نے جنم لیا جو زیادہ سے زیادہ لمبے عرصے تک پانی سے باہر بھی زندہ رہ سکتی تھیں۔ پھر ایک وقت آیا جب ایسے جانور اور پودے معرض وجود میں آئے جو مستقل طور پر خشکی میں پھل پھول سکتے اور نشوونما پا سکتے تھے۔"

ڈیوڈ بیلامی اپنی کتاب The Living Sea زندگی کی ابتداء کے بارے میں یوں رقمطراز ہے

"سمندر کے کناروں پر جہاں خشکی، تری اور ہوا باہم ملتے ہیں اور جہاں سورج کی حرارت تبخیر کے عمل کے نتیجہ میں پانی میں نمکوں کی مقدار کو مرتکز کر دیتی ہے ایک نئی قسم کی کیمیا جنم لینے والی تھی۔ ان تمام عناصر میں سے جو گرد و پیش میں پائے جاتے تھے صرف چار عناصر ایسے تھے جو اس نئی کیمیا میں جو درحقیقت زندگی کی کیمیا تھی اہم کردار ادا کرنے والے تھے۔ یہ چار عناصر آکسیجن اور ہائیڈروجن (جو کہ مرکب کی صورت میں پانی میں موجود ہیں) اور نائٹروجن اور کاربن تھے۔ آخری دو ہوا میں موجود تھے۔ یہ چاروں عناصر تو موجود تھے اس لئے حیات کی ابتداء کے لئے جس چیز کی ضرورت تھی وہ توانائی تھی تاکہ یہ اہم تبدیلی وقوع پذیر ہو سکے۔ لہٰذا ایسے مقامات پر جہاں آتش فشاں اپنا لاوا سمندر میں اگل دیتے تھے یا جہاں بجلی کے شرارے زمین تک پہنچ جاتے تھے ان عناصر کے امتزاج کے امکانات پیدا ہونا عین ممکن تھا۔ اسی طرح سمندر کی گہرائیاں بھی ایک ایسا مقام ہے جہاں عظیم دباؤ اور نمکیات کی موجودگی کے باعث حیات جنم لے سکتی تھی صحیح اور قطعی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حیات کا آغاز کس جگہ ہوا اور عناصر کا امتزاج کتنی مرتبہ کسی خاص جگہ وقوع پذیر ہوا لیکن عقل کہتی ہے کہ ایسا امتزاج صرف ایک مرتبہ ہی نہیں ہوا بلکہ ایک سے زائد مرتبہ ہوا۔

اب سے تقریباً تین ارب سال قبل جبکہ حالات اس تغیر کے لئے بالکل سازگار تھے مندرجہ بالا کیمیاوی اشیاء کے ہلکے محلول ابتدائی طور پر تیار ہوئے ان محلولوں کو ایک لحاظ سے ہم نامیاتی (یعنی جن میں کاربن موجود ہو) کہہ سکتے ہیں۔ اگرچہ ابھی حیات کا آغاز نہیں ہوا تھا اور مزید تغیرات کی ضرورت تھی۔ حیات کے اس ابتدائی دور میں جو چیز سب سے پہلے بطور بنیاد کے نمودار ہوئی وہ ایک ایسی جھلی تھی جو نئے نمو پانے والے مرکبات کو محفوظ رکھ سکے۔ اس وقت کے حالات کے بارے میں ہم فی الوقت اندازے ہی لگا سکتے ہیں کہ تغیرات کیوں کر ہوئے لیکن موجودہ زمانہ کے جاندار اشیاء کے طرز عمل اور پرانے زمانہ کے چٹانی ریکارڈ سے جو ثبوت ملتا ہے وہ یہ ہے کہ زندگی کے اوّلین دور میں جو جھلیاں یا خول بنے وہ سادہ چربیوں اور پروٹین پر مشتمل تھے۔ ان تھیلیوں میں یہ صلاحیت پائی جاتی تھی کہ وہ خام مادوں کو اندر آنے دیں اور حیات کے ظہور پذیر ہونے اور نشوونما پانے کے دوران بچے رائد ردّی مادوں کو خارج کر سکیں اور اس عمل پر کنٹرول قائم رکھ سکیں۔ اس طرح ابتدائی طور پر غیر نامیاتی اور غیر حیاتی مادے بتدریج جاندار نامیاتی اشیاء میں تبدیل ہوئے اور زندگی کا پیچیدہ کیمیائی عمل ظہور پذیر ہوا۔"

اس جگہ ڈیوڈ بیلامی کے نظریہ ظہور حیات پر تبصرہ کرنا مقصود نہیں لیکن مندرجہ بالا اقتباس سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے نزدیک بھی حیات کا ظہور ساحل سمندر پر یا پانیوں کے اندر ہوا۔

انگریزی رسالہ "لائف" کے مدیران نے کم عمر بچوں کے لئے ایک نہایت عمدہ کتاب مرتب کی ہے جس کا نام ہے "ہماری دنیا"۔ اس میں انہوں نے موجودہ نظریات اور معلومات کا نچوڑ عمدہ اور عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :-

"زندگی کے بارے میں ہماری معلومات یہی نہیں کہ اس کے قیام و بقا کے لئے بھی وہی محدود درجہ حرارت درکار ہے جو زمین پر پایا جاتا ہے۔ یہ چیز کسی کے لئے باعث استعجاب نہیں ہونی چاہئے کیونکہ تمام جاندار اپنی بقاء کے لئے نہ صرف پانی کو استعمال کرتی ہیں بلکہ ان کے جسم زیادہ تر پانی سے بنے ہوتے ہیں۔ انسانی جسم کو ہی لے لیجئے۔ اس کا ستّر فیصد حصہ پانی ہے۔ پھر اس کے خون کی کیمیائی ساخت سمندر کے پانی سے ملتی جلتی ہے اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ جیسا کہ اکثر متقدمین کا خیال ہے زندگی کی ابتداء سمندر سے ہوئی۔"

پھر ایک جگہ لکھتے ہیں :-

"ہمارا کرہ اپنی تاریخ کے ایک لمبے دور تک حیات سے یکسر خالی اور ویران تھا۔ اس کے سمندروں میں ہواؤں کے زیر اثر جنبش تھی اور ان کا پانی لہروں کی صورت میں ابھرتا اور گرتا تھا لیکن ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں حیات کا نام ونشان نہ تھا۔ سطح آب سے ابھرے ہوئے براعظموں میں ویرانی کی کچھ وہی صورت تھی جو چاند کی سطح پر اس وقت موجود ہے۔ شاید اب سے اڑھائی ارب سال کا زمانہ ہوتا ہے کہ ابتداً زندگی کا ظہور پُراسرار طریق پر پانی میں ہوا۔ سائنسدان ابھی تک نہیں جانتے کہ یہ آغاز کیسے ہوا لیکن یہ امر قطعی اور یقینی ہے کہ مادہ کے بعض باریک ذرات جن کو ذی حیات کہا جاسکتا ہے معرضِ وجود میں آگئے۔ شاید ان کا وجود اس تعامل کا مرہونِ منت ہے جو سورج کی روشنی اور قدیم سمندروں کے گرم پانی میں پائے جانے والے کیمیائی اجزاء کے درمیان واقع ہوا۔"

جس وقت زمین پر یا یوں کہئے کہ سمندر میں زندگی کا آغاز ہوا اس وقت اس کو مشاہدہ کرنے کے لئے کوئی موجود نہ تھا۔ سائنسدانوں کے اندازہ کے مطابق یہ آغاز اڑھائی تین ارب سال پہلے ہوا۔ اس قدر طویل عرصہ قبل کے حالات ہمیں کس طرح معلوم ہوئے اس بارے میں 'ہماری دنیا' کے مصنفین لکھتے ہیں:

"انسان نے پیدائش حیات کے بارے میں بہت سی کہانیاں بیان کی ہیں لیکن ۱۸۰۰ء کے لگ بھگ ہی اس نے وہ حقیقی کہانی پڑھنی شروع کی ہے جو زمین کی قشری چٹانوں میں رکازوں (فوسل) کی شکل میں لکھی جاچکی ہیں۔ رکاز وہ باقیات اور آثار ہیں جو زمانہ قدیم میں پائے جانے والے جانداروں نے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ یہ باقیات ان ڈھانچوں اور نشانات پر مشتمل ہیں جو چٹانوں میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ شاید آپ نے کسی چکنے پتھر میں پتے کا نشان یا گھونگھے کا خاکہ بنا دیکھا ہوگا۔ وہ پتہ یا گھونگھا جس کا یہ نشان ہے اب سے شاید لاکھوں سال قبل زندہ تھا اور پھر مر کر کیچڑ یا ریت میں دب گیا۔ اس کے بعد مٹی کی تہیں رفتہ رفتہ اس پر جمع ہوتی چلی گئیں یہاں تک کہ دباؤ اور کیمیائی عمل کے نتیجہ میں وہ مٹی چٹان میں تبدیل ہوگئی۔ نازک پتہ تو لب کر فنا ہوگیا لیکن اس کی شکل اور بناوٹ چٹان کے اندر محفوظ ہو گئی۔ اسی طرح گھونگھے کا خول بھی محفوظ ہو گیا اور اردگرد کی چٹان سے وہ بالکل ممتاز نظر آتا ہے۔

بہت سے ایسے پودوں اور جانوروں کے رکاز ملے ہیں جن کو کسی انسان نے نہیں دیکھا لیکن چٹانوں کی کتاب ہمیں یہ بتلاتی ہے کہ وہ کس زمانہ میں زندہ تھے اور یہ بھی کہ ان کی شکل وصورت کیسی تھی۔ چٹانوں کی عمر کا اندازہ لگا کر ہم بتلا سکتے ہیں کہ یہ چیزیں کب زندہ تھیں۔ مختلف دوروں میں زمین کے قشر میں کیا کیا تغیرات نمودار ہوئے اور قدیم زمانہ میں حیات کی کیا صورتیں تھیں جو رکازوں کی شکل میں محفوظ چلی آتی ہیں۔ ان سب کا مطالعہ ایک بڑے cross word puzzle یعنی حروفی معمہ کی طرح ہے۔ سائنسدان زمین کے قشر کا مطالعہ اس غرض سے کرتا ہے کہ پہاڑوں کی بناوٹ، آتش فشانوں کے عمل، چٹانوں کے کٹاؤ اور گھساؤ، سیلابوں کی زیرآبی، مٹی کی تہ نشینی جس سے چٹانوں کے پرت بنتے ہیں اور دوسرے عوامل کو جو زمین کی سطح میں تبدیلی کا باعث ہوتے ہیں اچھی طرح سمجھ سکے۔ وہ جانوروں اور پودوں کے بارے میں بہترین معلومات کو کام میں لاتا ہے اور پھر ان تمام منتشر اجزاء کو جوڑنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ گزرے ہوئے سالات کا صحیح اور مکمل نقشہ تیار ہو سکے۔ اس کی بنائی ہوئی تصویر کے بعض حصے مبہم اور غیر واضح ہوتے ہیں۔ بعض پوری طرح شکل میں منطبق نہیں ہوتے اور کچھ حصے بالکل ہی غائب ہوتے ہیں... زمین اپنی پیدائش کے پہلے ارب یا دو ارب سال بالکل ویران تھی۔ پہاڑ نمودار ہوتے اور ٹوٹتے رہے، سمندر کا پانی خشکیوں پر چڑھتا اور اترتا رہا۔ ان تمام تغیرات نے اپنے نشان قدیم چٹانوں میں پیچھے چھوڑے ہیں لیکن اس دور میں حیاۃ کا کوئی واضح نشان نہیں ملتا۔ سب سے ابتدائی جانور جن کے رکاز کافی تعداد میں دستیاب ہوئے ہیں کیمبری دور سے تعلق رکھتے ہیں جو اب سے پچاس کروڑ سال قبل گزر چکا ہے شاید پچاس کروڑ سال اس سے بھی پہلے زمین پر زندگی موجود تھی لیکن اس دور کے سادہ، نرم جسم والے جانوروں نے کوئی ایسے نشان نہیں چھوڑے جو محفوظ رہے ہوں۔"

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرمہ سکینہ عثمان صاحبہ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم مرزا محمد عثمان صاحب وفات پاچکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۱۱/۲۹ تحریک جدید میں اس وقت مبلغ ۶۴۰۴/۵۹ روپے موجود ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے دیگر وارثان کو بھی رقم مذکور میرے بھائی مبارک احمد اعجاز صاحب کو دیئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۶۴۰۴/۵۹ روپے مبارک احمد اعجاز صاحب کو ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

۲۔ مکرم ڈاکٹر محمد افضل احمد صاحب ۳۲/۴ دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ امّ کلثوم بیگم صاحبہ بیوہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب (عدنی) وفات پاگئی ہیں۔ قطعات ۳۲-۳۱/۴ واقع محلہ دارالصدر ربوہ ۴/۱۴ واقع گول بازار ربوہ والدہ صاحبہ مرحومہ کے نام الاٹ ہے۔ قطعہ ۱۹/۱ محلہ دارالفضل ربوہ مشترکہ طور پر محمد اشرف احمد صاحب مرحوم، محمد ارشد احمد صاحب، محمد انور احمد صاحب، وسیم احمد صاحب، بشریٰ احمد صاحبہ، والدہ صاحبہ مرحومہ اور خاکسار کے نام الاٹ ہے۔

قطعات ۳۲-۳۱/۴ واقع محلہ دارالصدر ربوہ، ۴/۱۴ واقع گولبازار ربوہ میرے نام منتقل کئے جانے پر درج ذیل وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ۱) محمد انور احمد صاحب۔ ۲) محمد ارشد احمد صاحب۔ ۳) وسیم احمد صاحب ۴) بشریٰ احمد صاحبہ۔ اسی طرح پلاٹ ۱۹/۱ واقع محلہ دارالفضل ربوہ بھی میرے نام منتقل کئے جانے پر درج ذیل وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ۱) طاہرہ اشرف صاحبہ بیوہ محمد اشرف احمد صاحب مرحوم۔ ۲) محمد انور احمد صاحب ۳) محمد ارشد احمد صاحب۔ ۴) وسیم احمد صاحب۔ ۵) بشریٰ احمد صاحبہ

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعات مذکور میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

جملہ خریداران مصباح کی خدمت میں معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے ماہ جنوری و فروری کا پرچہ اکٹھا کر دیا گیا ہے اور یہ انشاء اللہ فروری کے پہلے عشرہ میں پوسٹ کر دیا جائے گا۔ (مینیجر)

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار کی بھتیجی عزیزہ قدسیہ رشید سلمہا اللہ بنت محترم ملک رشید احمد صاحب چند روز سے ہسپتال میں داخل ہے جہاں اس کا اپریشن متوقع ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیزہ کو کامل و عاجل شفا اور صحت والی لمبی اور بابرکت زندگی عطا فرمائے۔

(رضیہ اہلیہ مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا۔ ربوہ)

تعلیم القرآن کیلئے معلم کی ضرورت

سیالکوٹ شہر میں تعلیم القرآن کے لئے ایک معلم کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست مقامی صدر / امیر جماعت احمدیہ کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ درخواست دہندہ سائیکل چلانا جانتا ہو۔ معقول تنخواہ اور رہائش کا انتظام ہوگا۔ (قریشی محمد اقبال۔ امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام ہائی سکول نے اپنا اعزاز برقرار رکھا

احمدی کھلاڑیوں پر مشتمل تعلیم الاسلام ہائی سکول ہاکی ٹیم نے اس سال بھی جھنگ ڈسٹرکٹ ہاکی مقابلوں میں فائنل میچ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ صدر سے صفر کے مقابل پر چھ گول سے جیت کر اپنا سابقہ اعزاز برقرار رکھا۔ ٹیم کے کپتان جاوید احمد کو ٹورنامنٹ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ جب کہ اس ٹیم کے آٹھ کھلاڑی۔ خالد بھٹی، حبیب اللہ، نصیر گوکی، مسعود احمد، رافع مدثر نصیر مرزا، جاوید احمد اور طارق محمود کو ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن کی انڈر۔ ۱۵ ٹیم کے لئے چنا گیا ہے۔ جو سرگودھا ڈویژن انٹر ڈسٹرکٹ مقابلوں میں ضلع جھنگ کی نمائندگی کریں گے۔

رشید احمد چوہدری انچارج ہاکی ٹیم ٹی آئی۔ ہائی سکول ربوہ۔

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد لطیف صدیقی صاحب مکان ۳/۴۹ گلی نمبر ۴ محلہ پورن نگر سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب ولد حکیم میاں علی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ والد صاحب مرحوم کے نام قطعہ ۲۲/۱۸ محلہ دارالرحمت ربوہ الاٹ ہے اسی طرح والد صاحب مرحوم کی ذاتی امانت ۱/۲۰ تحریک جدید میں مبلغ ۱۹۵۱ء۰۰ روپے جمع ہیں میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) محمد اختر صدیقی (۲) رشیدہ ارشد صاحبہ استدعا ہے کہ پلاٹ ہمارے نام منتقل کرنے کا اور رقم کی ادائیگی کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ والد صاحب مرحوم موصی تھے ان کا حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میرا نوجوان بیٹا عزیز راجہ عبدالواجد ۲۱ جنوری کو کراچی میں اچانک وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جماعت احمدیہ کراچی نے نماز جنازہ پڑھی جس کے بعد تابوت بذریعہ ٹرین ربوہ لایا گیا ۲۳ جنوری کو حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ عزیز مرحوم راجہ عبدالحمید صاحب مرحوم کا بیٹا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت صوفی نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہما کا پوتا اور محترم عبدالخالق صاحب غوری مرحوم (بی ایس سی انجینئر ناگپور) کا نواسہ تھا۔ ایک بیوہ اور دو بچے (لڑکا اور لڑکی) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احمدی بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے بلند درجات دے جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے اور ان کے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو آمین۔

حمیدہ خانم غوری بنت عبدالخالق صاحب انجینئر مرحوم زوجہ راجہ عبدالحمید صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ

---

(۲) میرے بڑے بھائی مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۳-۱-۸۰ بوقت گیارہ بجے دن انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی میت کو ۱۴-۱-۸۰ کو برائے تدفین بذریعہ ویگن ربوہ لے جایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد میں مرحوم کو عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ مرحوم سلسلہ کے ایک مخلص اور نڈر خادم تھے۔ جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ احباب کرام ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

میاں خیر محمد احمدی ڈیرہ غازیخان

---

(۳) ڈرائیور محمد صدیق صاحب راجپوت ساکن نصرت آباد ضلع تھرپارکر سندھ مورخہ ۸۰-۱-۲۷ کو اچانک وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات سے پہلے وہ بالکل تندرست تھے کسی قسم کا کوئی عارضہ نہ تھا۔ وفات کے دن بھی صبح سے دوپہر تک ٹریکٹر کے ذریعہ کھیڑی کو کے آئے تھے اور تیل لے کر دوبارہ کھیڑی کے لئے جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ ٹریکٹر کی ٹنکی میں تیل ڈالنے لگے اچانک وہیں انتقال ہو گیا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک غم زدہ بیوہ کے علاوہ چار لڑکیاں اور چار لڑکے چھوڑے ہیں۔ لڑکوں میں سے سب سے بڑا لڑکا دس سال کا ہے اور چھوٹے بچے کی عمر صرف سوا سال ہے۔ اس پورے کنبے کا مرحوم کے علاوہ بظاہر اور کوئی کفیل نہ تھے اور نہ اب ہے۔ لہٰذا میں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ مرحوم کی بلندی درجات اور اس غمزدہ خاندان کی صبر و استقامت کے لئے دعا فرمائیں اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا خود متکفل اور حافظ و ناصر ہو آمین۔

محمد قاسم سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ نصرت آباد ضلع تھرپارکر سندھ

درخواست ہائے دعا

خاکسار کے چچا مکرم علی نواز صاحب اجنوریٹا مرڈ انجینئر و امیر جماعت احمدیہ ضلع لاڑکانہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا یابی عطا کرے آمین۔ (مبشر احمد ابڑو ناظم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ لطیف آباد حیدر آباد)

میری اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کی طبیعت خراب ہو گئی ہے منہ ہسپتال فیصل آباد میں داخل کر دیا گیا ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ آمین۔ (غلام مرتضیٰ جاوید دارالیمن ربوہ)

ضروری اعلان

کتاب "المصابیح" کی بہت تھوڑی تعداد رہ گئی ہے۔ جن لجنات نے ابھی تک یہ کتاب نہ منگوائی ہو وہ جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ میں اپنا آرڈر بھجوائیں۔ نیز جن لجنات نے کتاب ادھار لی ہے براہ مہربانی وہ اس کی قیمت جلد بھجوا دیں۔ شکریہ۔ (آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

عنوان۔ غزوہ احزاب۔ حجم۔ ۱۰ ہزار الفاظ

نقد انعامات۔ اول ۷۰۰ روپے۔ دوم ۵۰۰ روپے۔ سوم ۳۰۰ روپے

آخری تاریخ وصولی۔ ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء۔

مطالعہ کتب:۔ ماہ فروری میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب تاریخی انتباہ مقرر ہے خدام اس کا مطالعہ کریں۔ ۶ جون ۱۹۸۰ء کو خدام کا سالانہ مرکزی امتحان ہو رہا ہے اس کی تیاری کریں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

تلاش گمشدہ بیگ

جلسہ سالانہ کے آخری روز ۲۸ دسمبر بروز جمعہ زنانہ جلسہ گاہ سے نیلے رنگ کا جین کا بیگ گم ہو گیا ہے جس میں سو روپے کا ایک نوٹ پانچ روپے کا ایک نوٹ اور کچھ دیگر معمولی چیزیں تھیں جس کسی کو ملا ہو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ جلیل احمد مکان نمبر ۱۹۔ محلہ قطباں۔ حسن ابدال ضلع اٹک۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازمی چندوں کے بقایاجات کی ادائیگی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے احباب جماعت کے متعلق جو انفاق فی سبیل اللہ میں تساہل سے کام لیتے ہیں فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے مطابق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ۔ ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو جب بازار جاتا ہے تو اپنی قدر کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے تو پھر کیا یہ سلسلہ جو اتنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس لائق بھی نہیں کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

پس لازمی چندہ جات کے بقایاجات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور آئندہ ماہ بماہ ساتھ کے ساتھ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرماتے جائیں تاکہ بعد میں آپ کو بقایا بھی ادا نہ کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دے گا۔ انشاء اللہ۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کے لئے مندرجہ ذیل کارکنان کی ضرورت ہے جو احباب مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمت کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں صدر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ چیف میڈیکل آفیسر کو بھجوا دیں۔

۱۔ بیلدار۔ اچھا محنتی اور پھول و پودوں کا کام جانتا ہو مخلص احمدی ہو۔

۲۔ ڈرائیور۔ اچھا محنتی۔ مخلص اور کار کو اچھی طرح چلانا جانتا ہو۔ انجن سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ معقول دی جائے گی۔ انشاء اللہ

۳۔ جمعدار۔ اچھے محنتی اور صفائی کا کام جانتے ہوں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ڈاکٹر عبدالسلام بقیہ صفحہ اول

پاکستان ٹائمز نے اے پی پی کے حوالے سے بتایا ہے کہ کاراکاس، وینزویلا کی یونیورسٹی آف سیمون نے پروفیسر عبدالسلام کو اپنا اعزازی پروفیسر بنا لیا ہے اور ان کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری بھی عطا کی گئی ہے۔

پروفیسر عبدالسلام جب پاکستانی سفیر مقیم برازیل ڈاکٹر ایس۔ اے۔ ایچ احسانی کے ساتھ پہنچے تو ان کا استقبال نائب صدر اوریلیانو شاویز نے کیا۔ اس کے علاوہ کولمبیا کے صدر ٹربے نے بھی ان کا استقبال کیا

پروفیسر عبدالسلام نے تجویز کیا ہے کہ برازیلیا میں توانائی کے متبادل ذرائع کا ایک مرکز قائم کیا جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے پیرو میں ایک بین الاقوامی مرکز برائے مائننگ اور منرولوجی اور وینزویلا میں ایک بین الاقوامی مرکز برائے پٹرولیم قائم کرنے کی بھی تجویز پیش کی ہے۔

اعلان نکاح و درخواست دعا

مکرم عبدالقیوم صاحب ملک ابن مکرم ملک عبدالقیوم آف سمن آباد لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ نائلہ ملک بنت مکرم کرم الٰہی صاحب آف کوئٹہ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مرزا محمد افضل صاحب خادم مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ نے مسجد احمدیہ کوئٹہ میں ۱۱ جنوری ۱۹۸۰ء کو پڑھا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بہت بابرکت کرے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ پشاور کی بیگم صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت سے نوازے۔ اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ملک کے مشہور آرکیٹیکٹ قاضی محمد رفیق صاحب وفات پا گئے

محترم قاضی محمد رفیق صاحب پروفیسر نیشنل کالج آف آرٹس لاہور ۲۹ جنوری کی شب لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ لاہور میں آپ کی نماز جنازہ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے نیشنل کالج کے کیمپس میں پڑھائی۔ جس میں آپ کے متعدد رفقائے کار اور شاگرد جن کے آپ محبوب استاد تھے شامل ہوئے۔ لاہور سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ قبر پر دعا صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کروائی۔

محترم قاضی محمد رفیق مرحوم قاضی فیملی کے ایک بزرگ رکن مکرم ڈاکٹر محبوب عالم مرحوم آف جے پور کے صاحبزادے تھے۔ پاکستان میں آرکیٹیکچر کی تعلیم و تدریس میں نقش دوام ثبت کر کے ۷۴ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ طبیعت نہایت سادہ درویشانہ اور تکلفات سے پاک تھی۔ اپنے فن کے ماہر اور اس سے اپنوں اور بیگانوں کو خوب فیضیاب کیا۔ ان کے بیسیوں شاگرد اس وقت پاکستان کے مختلف شہروں میں اپنی اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے مشہور ہیں۔

مرکز ربوہ کی مختلف عمارات قاضی صاحب مرحوم کی یادگار ہیں۔ جن میں تعلیم الاسلام کالج نئی اور پرانی ہر دو عمارات۔ فضل عمر ہسپتال۔ وقف جدید اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفاتر کی عمارات اور دیگر متعدد رہائشی مکانات شامل ہیں۔ اسی طرح لاہور کی الفلاح بلڈنگ، ملتان کا نشتر میڈیکل کالج۔ اسلام آباد کا نیشنل بنک۔ کراچی کا کلثوم بھائی ہسپتال سب آپ کی تخلیق ہیں۔ بیماری کئی ماہ سے شدید ہو رہی تھی۔ مگر آپ آخر دم تک مصروف کار رہے۔ نیشنل کالج آف آرٹس لاہور میں جہاں آپ نے ۱۹۵۲ء میں تدریس کی ابتداء کی تھی جبکہ وہ میو سکول آف آرٹس کہلاتا تھا ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ رکھ لئے گئے۔ اور باوجود نحیف و نزار ہونے کے ۲۴ جنوری تک کام پر آتے رہے۔ وفات سے قبل اپنا ڈرائنگ کا تختہ اور دیگر سامان اپنے چہیتے شاگرد اور لاہور کے مشہور و معروف آرکیٹیکٹ نیر داؤد کو مرحمت فرمایا۔ اور اپنے چار بیٹوں اور چار بیٹیوں کے لئے جن میں سے سوائے ایک کے سب بن بیاہے ہیں نیک شہرت اور خدمت کی باقیات صالحات کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا۔ اللہ آپ کو بہتر جزا دے اور پسماندگان کا والی ہو۔ آپ کی اولاد کو جن کا نمایاں وصف خدمت خلق ہے اپنے بزرگ والد کی نیک روایات پر چلنے کی توفیق دے۔ اور ان کی ضروریات کا خود متکفل ہو۔ آمین

(ڈاکٹر نصیر احمد خان)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم احمد مرتضیٰ خان صاحب آف گیانا (جنوبی امریکہ) کو مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء مطابق ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ و ۲ اخاء ۱۳۵۸ ہش کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد ابراہیم خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گیانا کا پوتا ہے۔ نومولود کا نام فیصل تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت کرے آمین۔ محمد اسلم قریشی مبلغ انچارج گیانا

— ھُوَالشَّافِیْ —

ناخونہ کورس PTERYGIUM COURSE

ناخونہ کیور ۱۵ روپے PTERYGIUM CURE

ناخونہ لوشن ۳ روپے PTERYGIUM LOTION.

ڈاک خرچ پیکنگ ۱۸/۵ روپے

میزان ۲۳ روپے

کیور ہیومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس ربوہ

فون ۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴ ہ

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ

دفتر فون ۵۰۸

فون رہائش ۴۰۵